بارش کے دوران پرنالے سے بہنے والے بدبودار پانی سے وضو کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-13128

تاریخ اجراء: 06 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 21 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں اگر چھت پر بکریوں کی مینگنیاں پڑی ہوں اور بارش کے دوران پرنالے سے پانی بہے جس کا ذائقہ بھی اُس نجاست کے سبب بدلا ہوا ہو اور تھوڑی بہت مینگنیاں بھی پانی میں نظر آ رہی ہوں، تو کیا اس صورت میں اُس پرنالے سے بہنے والے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے؟ کپڑے وغیرہ دھوئے جا سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بارش کے دوران بہنے والا پانی جاری پانی کے حکم میں ہوتا ہے اور جاری پانی پاک اسی وقت ناپاک ہوتا ہے کہ جب اُس پانی میں نجاست کا کوئی وصف یعنی اس کا رنگ، بو یا ذائقہ ظاہر ہو جائے۔ اب جبکہ پوچھی گئی صورت میں اُس پرنالے سے بہنے والے پانی میں نجاست کا وصف بھی ظاہر ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں وہ پانی ناپاک ہے اُس ناپاک پانی سے وضو کرنا جائز نہیں اور اگر کسی نے کپڑے دھو لیے تو وہ کپڑے بھی ناپاک ہو جائیں گے۔

جاری پانی کے اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل ہو جائے تو وہ ناپاک ہو گا۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "**الماء الجاری انہ لا یتنجس مالم یتغیر طعمہ اولونہ اوریحہ من النجاسۃ** کذا فی المضمرات "یعنی بہتا پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک نجاست کی وجہ سے اس کے رنگ، بو یا ذائقہ میں تغیر نہ آئے، جیسا کہ مضمرات میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 17، مطبوعہ پشاور)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "لو فیہ جیفۃ أو بال فیہ رجال فتوضأ آخر من أسفلہ جاز مالم یر في الجریۃ أثرہ (وھو) إما (طعم أو لون أو ریح) ظاھرہ یعم الجیفۃ وغیرھا وھو مارجحہ الکمال۔ "یعنی اگر جاری پانی میں مردار ہو یا اس میں کوئی شخص پیشاب کرے، پھر کوئی دوسرا شخص اس مردار کے مقابلے میں ڈھلان

والی جگہ پر وضو کرے، تو جائز ہے جب تک اس پانی کے بہاؤ میں نجاست کا اثر نہ دیکھے اور نجاست کے اثر سے مراد نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ ہے۔اس عبارت کا ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم مردار وغیرہ کو شامل ہے اور اسی کو کمال نے راجح قرار دیا ہے۔(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 188، مطبوعہ بیروت)

بہتے پانی کے احکام بیان کرتے ہوئے علامہ ابن امیر الحاج علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"ماء الثلج اذا جریٰ علی الطریق وفی الطریق نجاسات ان تغیب النجاسات فیہ، فاختلطت بحیث لا یریٰ لونھا ولا اثرھا یتوضا منہ"یعنی اولوں کا پانی جب رستے پر بہہ رہا ہو اور اس راستے میں نجاست بھی ہو کہ نجاست اس پانی میں چھپ جائے اور اس طرح خلط ملط ہو جائے کہ اس پانی میں نجاست کا رنگ یا اثر نہ آئے تو اس پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔

(حلبۃ المجلی، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 289، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں:"**جس وقت بارش ہو رہی ہے اور وہ پانی بہ رہا ہے ضرور مائے جاری ہے اور وہ ہرگز ناپاک نہیں ہو سکتا جب تک نجاست کی کوئی صفت مثلاً بو یا رنگ اس میں ظاہر نہ ہو، صرف نجاستوں پر اس کا گزرتا ہوا جانا اس کی نجاست کو موجب نہیں**، فان الماء الجاری یطھر بعضہ بعضاً۔ **رہا اس سے وضو، اگر کسی نجاستِ مرئیہ کے اجزا اس میں ایسے بہتے جارہے ہیں کہ جو حصہ پانی کا اس سے لیا جائے ایک آدھ ذرہ اس میں بھی آئے گا جب تو یقیناً حرام و ناجائز ہے، وضو نہ ہوگا اور بدن ناپاک ہو جائے گا کہ حکمِ** طہارت بوجہ جریان تھا جب پانی برتن یا چلو میں لیا جریان منقطع ہوا اور نجاست کا ذرہ موجود ہے اب پانی نجس ہو گیا۔"

(فتاوی رضویہ، ج 02، ص 38، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں بہتے پانی کے بارے میں فرماتے ہیں:"بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہالے جائے، پاک اور پاک کرنے والا ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو گا، جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے، **اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا**، اب یہ اس وقت پاک ہو گا کہ نَجاست تہ نشین ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نَجاست کو بہالے جائے یا پانی کے رنگ، مزہ، بُو ٹھیک ہو جائیں۔"

اسی صفحے پر مزید فرمایا کہ:"نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو۔"(بہار شریعت، ج 01، ص 330، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم